روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 24 ستمبر 2001ء 6 رجب 1422 ہجری - 24 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 217

تقویٰ کی اساس

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ کی نواحی بستی قباء میں پہنچے جہاں آپ نے ایک مسجد تعمیر کرائی جس کی بنیاد تقویٰ پر تھی۔ اور اس میں حضورؐ قریباً 14 دن نمازیں پڑھاتے رہے جس کے بعد مدینہ تشریف لے گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب هجرة النبی حدیث نمبر 3616)

جلسہ جرمنی کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب - 26 اگست 2001ء

سیدنا حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی ہدایت فرمائی

تم بہت خوش قسمت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جہاد میں ہمارے ساتھ شامل کیا ہے

رجسٹر روایات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

صراط مستقیم کی جستجو

حضرت سید حسین شاہ صاحب مزید بیان فرماتے ہیں۔ خاکسار 1901ء میں مردان ضلع پشاور میں محکمہ انہار میں ملازم تھا۔ خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب جو آجکل جماعت احمدیہ پشاور کے پریذیڈنٹ ہیں۔ سید عبدالصمد صاحب سے پڑھتے تھے جو قریباً 20 سال مکہ اور مدینہ میں رہنے کے بعد واپس مردان آئے تھے۔ یہ صاحب اپنے زمانہ میں بہت نیک انسان تھے اور وہ غیر مقلد تھے، چند ماہ پڑھنے کے بعد مولوی محمد علی صاحب احمدی ہو گئے۔ اس لئے میں نے ان سے ملاقات بہت کم کر دی اور سلسلہ احمدیہ کی بہت مخالفت شروع کر دی۔ میرے استاد سید عبدالصمد صاحب ہمیشہ بندے کو کہتے رہے کہ دیکھو محمد علی کافر ہو گیا ہے۔ اب اس سے سلام دعا نہ لیا کرو۔ میں ان کو جواب دیتا کہ وہ میرے پرانے دوست ہیں، جب وہ سلام کہتے ہیں تو مجبوراً ان کو جواب دینا پڑتا ہے۔ ایک روز میں نے سید عبدالصمد صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت مسیح موعود اور مہدی کے آنے کا زمانہ کب ہوگا۔ اس پر مولوی صاحب مذکور نے جواباً کہا کہ جب میں مکے شریف سے واپس آرہا تھا کہ صبح کے وقت بمبئی کے قریب غیب سے کسی نے آواز دی کہ اے عبدالصمد اٹھ کہ امام مہدی آگیا ہے۔ اور میں نے دریافت کیا کہ کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا قریباً 20 سال ہو گئے ہیں۔ یعنی اس آواز والے نے کہا کہ 20 سال ہو گئے ہیں۔ میں نے جب حساب لگایا، حضرت کا دعویٰ اور میعاد آپس میں ملتے تھے پھر میں بھی آپ کی تلاش میں مشغول ہو گیا۔ 2 سال تک میں اس میں لگا رہا، ایک روز عشاء کی نماز کے بعد میں جب سونے لگا دل میں خیال آیا کہ اگر مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں صادق ہوئے تو میرا حشر برا ہوگا۔ اس خیال کے آتے ہی بندے پر ایسی رقت طاری ہو گئی کہ زار زار رو رہا تھا اور یہی دعا کرتا تھا کہ اے مولا! مجھے صراط مستقیم دکھا اگر راہ راست نہ دکھائی تو قیامت کے روز حضور سے کیا کہوں گا۔ مولا کریم تجھ سے گڑگڑا کر دعا کی تھی کہ صراط مستقیم دکھا دے لیکن تو نے کچھ نہ دکھایا۔

سعادت کے حصول کی کوشش

حضرت میاں عبدالمجید خان صاحب ولد میاں غلام حسین صاحب سکنہ قصبہ آنوالہ ضلع بانسبریلی۔ فرماتے ہیں میرے والد محترم حضرت حافظ سرور حسین صاحب بریلوی بھی میرے رفیق طریقت اور انہی بزرگ سے بیعت تھے، میرے پیر سید وزیر علی شاہ صاحب نے جو کہ میاں سید شاہ جمال صاحب کے مریدوں یا خلفاء میں سے تھے۔ انہوں نے بطور پیشگوئی اپنی وفات سے پہلے ہی اپنے مریدوں کو بتایا کہ اب زمانہ محتاج ہے کہ امام مہدی ظاہر ہوں اور دنیا کی رہنمائی فرمائیں۔ اسی اثناء میں ان کا وصال ہو گیا۔ ان کے وصال کے تین برس بعد ہم لوگوں کو علم ہوا کہ ایک مرد خدا نے پنجاب میں مہدویت کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ ہم سب نے باہم مشورے کے بعد حضرت

(قسط ہفتم آخر)

حافظ صوفی تصور حسین صاحب بریلوی کو حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے قادیان روانہ کیا۔ حافظ صاحب قادیان پہنچے اور بعد ملاقات و نیاز حضرت صاحب کے حالات معلوم کرنے پر حضور کی بیعت کر لی اور انہوں نے تمام برادران طریقت کو خطوط کے ذریعے اس امر کی اطلاع کی کہ میں نے سیدنا حضرت مسیح موعود کو خدا کا صادق، مرشد اور مسیح موعود اور مہدی یقین کر لیا ہے۔ اب ہمارا تعلق صرف ان دوستوں سے رہے گا جو ہمارے ساتھ اس سعادت میں شریک ہو کر منسلک ہو جائیں گے۔ اس اطلاع پر میں نے اپنے تمام ہم خیالوں کو قصبہ آنوالہ ضلع بانسبریلی میں جمع کیا اور تحریک کی کہ صوفی صاحب نے جو کچھ لکھا وہ بالکل درست اور راست ہے، ہمیں بھی اس سعادت کے حصول کی کوشش اور سعی کرنی چاہئے۔ چنانچہ اس وقت تمام احباب نے بالاتفاق اس بات کو مان کر خطوط بیعت قادیان حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیئے۔ میں نے خود بھی بیعت کی۔

حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مخالفوں نے بہت شور مچایا اور ہنگامہ برپا کیا جس میں نشانہ عداوت

مسلسل صفحہ 2 پر

احمدی مائیں وقف جدید کی اہمیت سمجھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"بچوں کے ذہنوں میں اس کام (وقف جدید) کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو"۔

(الفضل 11۔ فروری 1968ء)

تمام احمدی ماؤں سے درخواست ہے کہ وہ وقف جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کو دفتر اطفال وقف جدید میں شامل کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

غیر ملکی زبانیں جاننے والے احباب

واقفین نو بچوں / بچیوں کو مختلف غیر ملکی زبانیں سکھانے کا پروگرام وکالت وقف نو کے تحت جاری ہے۔ اس سلسلہ میں وکالت وقف نو کو ربوہ میں مقیم ایسے مرد و خواتین کا تعاون درکار ہے جو کوئی بھی غیر ملکی زبان جانتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ان احباب (مرد و خواتین) سے جو کوئی بھی غیر ملکی زبان جانتے ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ مورخہ 30 ستمبر بروز اتوار صبح دس بجے وکالت وقف نو میں شعبہ لینگوئجز سے رابطہ کریں۔ امید ہے کہ احباب اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کریں گے۔

(وکیل وقف نو)

نادار مریضوں کی فوری امداد

ابتلاء اور مشکلات میں صدقہ دینے سے اللہ تعالیٰ مصائب کو ٹال دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لاچار اور نادار مریضوں کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

صرف یہ عاجز تھا-انہوں نے میرے خلاف بہت سی باتیں کیں، بائیکاٹ کا خوف دلایا، پولیس تک کو میرے خلاف بھڑکایا اور جاہلوں کو میرے خلاف اس رنگ میں بھڑکایا کہ میری جان کے لالے پڑ گئے- ان حالات سے متاثر ہو کر میں ایک رات جنگل میں نکل گیا قبلہ رخ ہو کر دست بستہ کھڑا ہو گیا اور اپنے طریق سے سیدنا حضرت مسیح موعود کو عالم خیال میں مخاطب ہو کر عرض کیا کہ حضور اس خطرناک موقع میں میری رہنمائی کا کوئی سامان فرمائیں- اور میں نے یہ التجا و بدعا اس الحاح اور سوز و گداز سے کی کہ رو رو کر عرض حال اور مشکل پیش آمدہ کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری آہ و بکا کو سن لیا- رات کو جب میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مخالفوں نے میرے مکان کا گھیرا کر لیا ہے- اور چاروں طرف سے آوازے کس رہے تھے کہ اس شخص کو اب جان سے مار ڈالو- اس اثناء میں حضرت مسیح موعود نمودار ہوئے اور میرے بازو کو اپنے دست ہائے مبارک سے پکڑ کر میرے منہ کو آسمان کی طرف کر دیا اور فرمایا کہ آسمان کی طرف اڑ جاؤ، چنانچہ حضور کی قوت قدسیہ ہی کے سہارے میرے جیسا انسان زمین سے اڑ کر آسمان کی طرف چلا گیا-

رحلت کی خبر

حضرت عبدالرؤف صاحب سابق ہیڈ کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان- مجھے خوب یاد ہے جب حضرت مسیح موعود لاہور مئی 1908ء کو تشریف لے گئے تو شیخ محمد دکاندار کی دکان کے سامنے چلتے ہوئے ٹھہر گئے کھڑے ہو کر اپنے متعلق ایک الہام بیان فرمایا کہ الرحیل ثم الرحیل- پھر بہت کچھ فرمایا اور بہت سے لوگ ہمراہ تھے- اکثر موڑ تک پیدل جاتے اور موڑ سے سوار ہو جاتے جب مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو اس وقت میرا پہرہ پل پر تھا (عورتوں کے پرانے جلسہ گاہ کے پاس) مگر ہمیں یقین تھا کہ ابھی کچھ عمر باقی ہے- اور خدا کی شان مغرب کے وقت 26 مئی 1908ء کو رحلت کی خبر آ گئی-

سلطان القلم ہونے کی شہادت

حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب ابن چوہدری فضل دین صاحب آف سیالکوٹ - حضرت مسیح موعود ہمیں نیکی اور تقویٰ کی ہمیشہ ہدایت فرمایا کرتے تھے- اور فرمایا کرتے تھے کہ موت کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کرو- تم بہت خوش قسمت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جہاد میں ہمارے ساتھ شامل کیا ہے- فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے یہ سب سامان ہمارے لئے ہی پیدا کیا ہے حضور کے سلطان القلم ہونے پر میں بھی ایک شاہد ہوں کیونکہ ہم چھاپتے چھاپتے تھک جاتے تھے اور حضور کے مضامین ہمیشہ ہی جمع رہتے تھے- اور کبھی ختم نہ ہوتے تھے- حالانکہ اور لوگوں کے مضامین ختم ہو جایا کرتے تھے اور پریس والے مضامین کی انتظار میں رہتے تھے- اور لطف یہ کہ ہمارے پریس میں صرف حضور کے مضامین شائع ہوا کرتے تھے- اور دیگر پریسوں میں عام لوگوں کے مضامین ہی چھپا کرتے تھے-

آخری کتاب کی طباعت

اپنی آخری ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں جب اپنے آخری سفر پر لاہور کے لئے تیار ہوئے تو جاتے وقت احمدیہ چوک میں حضور نے مجھ سے مصافحہ کیا میں نے دعا کی درخواست کی اور حضور کے ہمراہ لاہور جانے کی اجازت چاہی کیونکہ ان دنوں حضور کی کتاب چشمہ معرفت زیر طبع تھی کہ حضور نے فرمایا تم نے لاہور نہیں جانا، تم اس کتاب کو جلدی طبع کراؤ- حضور کے اس ارشاد مبارک کا میرے دل پر آج تک اثر ہے ہم نے قریباً 20 مئی 1908ء کو کتاب چشمہ معرفت مکمل کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دی اور 26 مئی 1908ء کو حضور رحلت فرما گئے- 27 مئی 1908ء کو حضور کی نعش مبارک کو لینے کے لئے ہم بٹالے والی سڑک پر گئے، حضور کے جنازے کو کندھا دیتے ہوئے باغ میں آ گئے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نماز جنازہ پڑھائی اور تمام احباب جماعت نے باغ والے مکان میں آخری زیارت فرمائی- زیارت کے بعد نعش مبارک کو دفن کیا گیا-

اسے چھوڑ دو غریب آدمی ہے

آخری روایت ہے حضرت نور احمد صاحب ابن چوہدری بدر بخش صاحب سکنہ سردہہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور-

آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضور زلزلہ کی وجہ سے باغ میں رہتے تھے- میں رات کو باغ میں پہرہ دینے کے لئے جاتا تھا- میاں نجم الدین صاحب مہتمم مہمان خانہ مجھے روزانہ پہرے کے لئے بھیج دیتے تھے- ایک رات اتفاق سے سید احمد نور کابلی بھی میرے ساتھ پہرے پر تھے- نصف رات کے قریب ایک سکھ چور باغ میں آیا- اس وقت میں اور سید احمد نور بھی پہرہ پر تھے- خاموشی سے باغ کے کناروں پر گشت کر رہے تھے- اچانک ایک آدمی کی آہٹ سنی اور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قد آور چور حضور کے کندھوں کے قریب ہے- فوراً سید احمد نور صاحب جو اس وقت جوان تھے- چور کی طرف دوڑے اور چور بھی دوڑ پڑا- باغ سے کچھ فاصلے پر سید احمد نور صاحب نے چور کو پکڑ لیا، فوراً باقی پہرے دار بھی پہنچ گئے- چور کے ہاتھ پاؤں وغیرہ باندھ کر باغ میں بٹھا دیا- صبح ہوئی تو چور حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا، حضور نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو غریب آدمی ہے- پس روایت کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور سے کہا بھی کہ اسے چھوڑ دیا تو اور دلیر ہو جائے گا- مگر حضور نے نہیں مانی اور اس کو چھوڑ دیا گیا-

آخری دن کی حاضری

روایات کے بعد حضور انور نے حاضری کی رپورٹ بیان کرتے ہوئے فرمایا- جلسہ گاہ مردانہ 23 ہزار 320، جلسہ گاہ مستورات 18 ہزار 270، بچے 2 ہزار 600، زیر دعوت افراد 4 ہزار، کل 48 ہزار 190 کی حاضری ہے- ان کا اندازہ 50 ہزار کا تھا- الحمد للہ اس کے قریب پہنچ گئی ہے-

جلسہ کے کارکنان کو ہدایات

حضور انور نے فرمایا کہ امیر صاحب جرمنی نے فرمایا ہے کہ جماعت جرمنی کے جلسہ سالانہ کے شریک لوگوں کو جو کارکن ہیں ان کو میں تحریک کروں کہ Wind Up کرنے کا کام بہت مشکل ہوتا ہے- پہلے سب لوگ جوش میں آگے بڑھ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں- پھر جلسہ گزرتا ہے تو چیزیں سمیٹنے میں سست پڑ جاتے ہیں- اس کیلئے میں نے ہدایت کی ہوئی ہے کہ ہمیشہ ایک الگ ٹیم بنائی جائے - امید ہے جرمنی میں بھی ایک الگ ٹیم وائنڈ اپ کرنے کے لئے بنا دی گئی ہو گی- اگر نہیں بنائی گئی تو جن کارکنوں کے سپرد چیزوں کو سمیٹنے کا کام ہو وہ بڑے شوق سے اس کام کو ادا کریں-

سفر پر جانے کے لئے ہدایات

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اب میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ آخری دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں اور اسیران راہ مولیٰ کو ضرور دعا میں یاد رکھیں- دعا کے بعد حضور انور نے احباب سے مخاطب ہو کر فرمایا اللہ آپ کو خیریت سے واپس لے کر جائے اور کسی کو بھی حادثے کا شکار نہ کرے- بالکل بے احتیاطی نہیں کرنی- نوکری جاتی ہو تو جائے مگر اپنی نیند پوری کر کے چلیں اور نیند کی حالت میں ہرگز سفر نہیں کرنا- جانے والے تو چلے جاتے ہیں ان کا دکھ پیچھے ہم لوگوں کو رہتا ہے- اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ سفر میں کوئی بھی حادثہ درپیش نہیں آئے گا- اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28 ستمبر 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-00 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب (انگلش)
2-35 a.m	سیرت صحابہ رسول
3-00 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
4-05 a.m	آئینہ
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-45 a.m	چلڈرنز کلاس
6-50 a.m	مجلس عرفان
7-50 a.m	لجنہ میگزین
8-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-05 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
9-50 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-50 p.m	سرائیکی پروگرام
1-00 p.m	لجنہ میگزین
1-45 p.m	اردو کلاس
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-20 p.m	بنگالی پروگرام
4-05 p.m	سیرۃ النبیؐ
4-50 p.m	درود شریف
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
6-05 p.m	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
6-25 p.m	مجلس عرفان
7-20 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-55 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-50 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

ہفتہ 29 ستمبر 2001ء

12-05 a.m	اردو کلاس
1-10 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عائلی زندگی

ازواج، اولاد اور خدام سے حسن سلوک کے پاکیزہ مناظر

ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب

خدائے بزرگ و برتر جل شانہ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب بھی دنیا راہ راست سے بھٹک کر تاریکی اور ظلمات کا شکار ہو جاتی ہے، ان کی ہدایت کے لئے آسمان سے ایک نور نازل ہوتا ہے- یعنی خداتعالیٰ کا کوئی مقدس بندہ سراپا نور بن کر اور انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے نورانی احکامات لے کر مبعوث ہوتا ہے- یہ مقدس سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کے انبیاء وقتاً فوقتاً انسانوں کی راہنمائی کے لئے مبعوث ہوتے رہے- وہ سب نور الٰہی کے مظہر تھے لیکن خداتعالیٰ کے انوار کا سب سے کامل اور اعلیٰ اور اتم ظہور، سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے ذریعہ ہوا- یہ وہ محبوب خدا ہے جسے خاتم النبیّین کے شاہانہ خطاب سے نوازا گیا- جسے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا گیا اور جسے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا- آپ ؐ کی مقدس زندگی کا ہر پہلو درخشاں ہے- آپ ؐ کی ہر حرکت بے مثال ہے- آپ ؐ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، غرضیکہ آپ ؐ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ بے نظیر ہے- درج ذیل سطور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عائلی زندگی کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے-

عائلی زندگی سے مراد وہ تمام امور ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں یا اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ انجام دیتے تھے- آنحضور ؐ کا تعلق اپنے بڑوں کے ساتھ کیسا تھا؟ آپ ؐ کی گھریلو زندگی کیسی تھی؟ ازواج مطہرات کے ساتھ آپ ؐ کا کیا سلوک تھا؟ اپنی اولاد پر آنحضور ؐ کس طرح شفقت و محبت فرماتے تھے-؟ نوکروں اور غلاموں کی کس طرح دلداری فرماتے تھے؟ گھر میں آنحضور ؐ کے اوقات کس طرح بسر ہوتے تھے؟ یہ وہ امور ہیں جن کے بارہ میں اس عاجز نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بوستان حیات میں سے چند پھول چنے ہیں جنہیں درج ذیل الفاظ میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ بچپن

اس در یتیم کی پرورش آپ کے چچا ابو طالب کے گھر میں ہوئی- آپ ؓ آنحضور ؐ کے لئے بمنزلہ باپ کے تھے- آپ ؓ کو آنحضور ؐ کے ساتھ بے حد پیار تھا- حتیٰ کہ اپنے بچوں سے بھی زیادہ آنحضور ؐ کے ساتھ محبت کرتے- آپ کے بچوں کو بھی آپ کی شاہ نشین تک پہنچنے کی اجازت نہ تھی لیکن آنحضور ؐ کے ساتھ حضرت ابو طالب کا سلوک استثنائی رنگ کا تھا- آپ آنحضور ؐ کو گود میں اٹھا لیتے اور شاہ نشین پر بٹھاتے- جب کوئی چیز بچوں میں تقسیم کی جاتی تو آپ اپنی اہلیہ سے کہتے کہ میرے بیٹے محمد کو بھی دو- حضرت ابو طالب کا اگرچہ زبان سے آنحضور ؐ پر ایمان واضح طور پر ثابت نہیں لیکن دل سے آپ کی صداقت کے قائل تھے- آپ نے آخر دم تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا- اور اس راہ میں ہر تکلیف کو خوشی سے برداشت کیا- سیرت ابن ہشام میں حضرت ابو طالب کے ایک قصیدہ کا ذکر ہے جو آپ نے شعب ابی طالب میں آنحضور ؐ کی شان میں لکھا تھا جس کا ایک شعر یہ ہے:

و ابیض یستسقی الغمام بو جهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل

یعنی یہ میرا وہ چاند ہے جس کے مبارک چہرے کا واسطہ دے کر اگر بارش طلب کی جائے تو بارش برسنے لگتی ہے- یہ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کا ملجاء و ماویٰ ہے-

حضرت ابو طالب نے قریش مکہ کو چیلنج کیا کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پلہ ایک بھی جوان ان کے درمیان ہے تو اسے نکالو-

آنحضور ؐ کو بھی آپ کے ساتھ بے حد محبت تھی- جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضور ؐ نے آپ سے خواہش کی ایک بار زبان سے کلمہ شہادت پڑھ دیں- لیکن رؤسائے قریش نے آپ کو باز رکھنے کی کوشش کی- بالآخر آپ نے فرمایا دل جس بات کی تصدیق کرتا ہے زبان اس کا اقرار کرنے سے قاصر ہے- آپ نے قریش کو نصیحت کی کہ آنحضور ؐ کو دکھ دینے سے باز آ جائیں-

(زرقانی جلد نمبر 1)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن حضرت حلیمہ ؓ کی گود میں بسر ہوا تھا- آنحضور ؐ کو اپنی رضاعی والدہ سے بے حد محبت تھی اور آپ ان کا بے حد احترام کرتے تھے- ایک دفعہ حضرت حلیمہ ؓ تشریف لائیں- آنحضور خوشی سے اٹھے اور اپنی چادر بچھا کر حضرت حلیمہ ؓ کو بٹھایا- ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے بھی آنحضور ؐ کو دودھ پلایا تھا- آپ ؐ ساری زندگی ان کی عزت کرتے رہے- اور تحائف بھجوا کر ان کی دلداری فرماتے رہے- حضرت علیؓ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد نے اپنے گھر میں آنحضور ؐ کی پرورش کی تھی- آنحضور ؐ کو ان کے ساتھ بے حد محبت تھی- جب ان کی وفات ہوئی تو آنحضور ؐ کی آنکھیں فرط غم سے آبدیدہ ہو گئیں اور آپ ؐ نے فرمایا: ”جزاک اللہ من ام خیرا لقد کنت خیر ام“

اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین ماں بننے کی بہترین جزاء دے- فی الواقع آپ بہترین ماں تھیں-

(صحیح بخاری کتاب المحاربین)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی کی ابتداء، حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آنحضور ؐ کے عقد مبارک سے ہوئی- آنحضور ؐ کو آپ کے ساتھ بے حد محبت تھی- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

مجھے جتنا جوش حضرت خدیجہ ؓ پر آیا اتنا آنحضور ؐ کی ازواج میں سے اور کسی پر نہیں آیا- حالانکہ میں نے آپ کو دیکھا بھی نہیں تھا- لیکن آنحضور ؐ ان کا بکثرت ذکر فرمایا کرتے تھے- بعض اوقات حضور کوئی بھیڑ ذبح کر کے اس کی بوٹیاں بناتے پھر اسے حضرت خدیجہ ؓ کی سہیلیوں کو تحفۃً بھجوا دیتے- بسا اوقات میں کہتی کہ یوں لگتا ہے جیسے دنیا میں خدیجہ ؓ کے سوا اور کوئی عورت ہی نہیں ہے- اس پر آنحضور فرماتے کہ ہاں وہ ایسی ہی تھی- اور خداتعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد بھی تو عطا فرمائی تھی-

(بخاری کتاب الفضائل باب فضل خدیجۃ ؓ)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خدیجہ ؓ کی چھوٹی بہن حضرت ہالہ ؓ آنحضور سے ملنے کے لئے آئیں- جب انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ؐ کو حضرت خدیجہ ؓ یاد آ گئیں اور آپ ؐ کو بے انتہاء خوشی ہوئی- آپ فرط محبت سے اٹھے اور آگے بڑھ کر حضرت ہالہ ؓ کا استقبال کیا- حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر مجھے جوش آ گیا اور میں نے کہا:

یا رسول اللہ! آپ قریش کی اس بوڑھی عورت کا کیوں اتنا ذکر کرتے ہیں، جس کی کنپٹی کے سفید بال بھی مہندی لگانے کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے- اور جس کو فوت ہوئے بھی زمانہ بیت گیا- خداتعالیٰ نے آپ ؐ کو اس سے بہتر بیویاں عطا فرما دی ہیں-

(بخاری کتاب الفضائل)

صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آنحضور ؐ نے فرمایا:-

مجھے حضرت خدیجہ ؓ کی محبت خداتعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہے-

جنگ بدر میں جو لوگ قید ہو کر آئے ان میں آنحضور ؐ کے داماد' ابوالعاص بھی تھے- جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے- آنحضور ؐ کی صاحبزادی حضرت زینب ؓ مکہ میں ہی تھیں- انہوں نے اپنے خاوند کی رہائی کے لئے فدیہ کے طور پر ایک ہار آنحضور ؐ کی خدمت میں روانہ کیا- آنحضور ؐ نے جب وہ ہار دیکھا تو آپ کو یاد آیا کہ یہ ہار تو حضرت خدیجہ ؓ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا تھا- آپ ؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ ؐ نے صحابہ ؓ سے مشورہ کے بعد وہ ہار واپس کر دیا-

حضرت خدیجہ ؓ کی تاریخی شہادت

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ

شہادت بھی ذکر کر دی جائے جو حضرت خدیجہؓ نے آنحضورؐ کی صداقت کے بارہ میں پیش کی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے اپنی گھبراہٹ کا ذکر کیا۔ حضرت خدیجہؓ نے بے ساختہ کہا:۔

ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم' خدا تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔ بلاشبہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ بے سہارا لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ آپؐ وہ نیکیاں کرتے ہیں جو دنیا سے غائب ہو چکی ہیں۔ مہمان نوازی کرنے والے ہیں۔ مصیبت زدگان کی مدد فرماتے ہیں۔ (یا رسول اللہ خوش ہو جایئے۔ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کو ضائع کرسکتا ہے۔)

(بخاری باب بدء الوحی)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آنحضورؐ نے فرمایا:

مریمؑ اور خدیجہؓ اپنے اپنے زمانہ کی بہترین عورتیں تھیں۔

مساوات کا خیال

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد شادیاں کیں۔ اپنی ازواج کے ساتھ آنحضورؐ کا جو سلوک تھا وہ آپؐ کے اس ارشاد سے عیاں ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے اور یاد رکھو کہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ حسن سلوک کے لحاظ سے تم سب سے بہتر میں ہوں۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات میں سے کسی کو کسی دوسری زوجہ پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ آپ ہر روز تمام ازواج کا حال پوچھنے کی خاطر ہر ایک کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بالآخر جس زوجہ کی باری ہوتی اس کے ہاں رات بسر فرماتے تھے۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب النکاح)

ایک اور روایت ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ متعدد کتب میں موجود ہے اس کے مطابق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ تمام ازواج کے ساتھ ظاہری امور میں یکساں سلوک فرماتے اور خدا تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے خدا! جو امور میرے اختیار میں ہیں ان میں تو تمام ازواج کے ساتھ میرا سلوک یکساں ہے' لیکن جو بات میرے اختیار میں نہیں بلکہ تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی دلی محبت' اس کے بارہ میں اے خدا مجھے ملامت نہ کرنا۔

حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے .... آنحضرتؐ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے''

(ملفوظات جلد چہارم)

حضرت عائشہؓ کی شہادت

حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی روشنی میں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عائلی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بہت ہی حسین نظارہ نظر آتا ہے۔ جس کا خلاصہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان فرمودہ اس روایت میں بیان ہوا ہے جو مسند احمد بن حنبل' شمائل ترمذی اور ابن حبانؒ میں مذکور ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کی چار دیواری میں بہت ہی سادہ انسان کی سی زندگی بسر فرماتے تھے۔ آپؐ اپنے کپڑے دھو لیا کرتے تھے۔ نیز جانوروں کا دودھ بھی دوھ لیتے۔ اپنے کام خود ہی کر لیتے۔ کپڑوں کو خود ہی ٹانکہ لگا لیا کرتے تھے۔ اور اپنے جوتوں کی مرمت بھی خود ہی فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی بالٹی ٹوٹ جاتی تو اسے بھی خود اپنے دست مبارک سے ٹھیک کر لیا کرتے تھے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ ذکر بھی ہے کہ آنحضورؐ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر آپؐ کو کھانا پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

انتہائی سادہ زندگی

یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ شہنشاہ دو جہاں اور آپ کے اہل خانہ کی زندگی انتہائی سادہ تھی۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ مدینہ میں آنحضورؐ کے گھر والوں نے آنحضورؐ کی وفات تک کبھی بھی لگاتار تین دن گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ ایک روایت میں یہ ذکر ہے کہ آنحضور کے دسترخوان پر صبح اور شام کے کھانوں میں کبھی بھی گوشت اور روٹی دونوں اکٹھے موجود نہیں ہوتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں جب پہلی بار نرم اور باریک آٹے کا پھلکا پیش کیا تو آپ رونے لگیں اور فرمایا کہ آنحضورؐ کی زندگی میں ہم جو کے موٹے آٹے کی روٹیاں پکا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کیا کرتی تھیں کیونکہ اس وقت نرم آٹا میسر نہیں تھا۔ بعض اوقات پورا مہینہ گزر جاتا تھا لیکن گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ ہم لوگ کھجور اور پانی پر گزارا کیا کرتے تھے۔ اسی حالت میں آنحضورؐ کی وفات ہوئی۔

ایک دفعہ کچھ اصحاب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے گھر میں بیٹھے تھے۔ جب کھانے کا وقت ہوا تو گوشت اور روٹی پر مشتمل کھانا آیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے رونا شروع کر دیا۔ جب سبب پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا: مجھے آنحضورؐ کا زمانہ یاد آ گیا۔ آنحضورؐ نے اپنی وفات تک کبھی پیٹ بھر کر جو کی سخت روٹی بھی نہیں کھائی تھی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کھا کر ایک انسان اپنا پیٹ بھر سکے۔ البتہ میری الماری میں تھوڑے سے ستو پڑے تھے۔ میں لمبا عرصہ کھاتی رہی لیکن وہ ختم نہ ہوئے۔ بالآخر ایک دن میں نے ان کو تولا تو وہ ختم ہو گئے۔

خوشحالی یا اللہ کا رسول

مدنی دور میں جب خوشحالی کا دور دورہ تھا' آنحضورؐ کی ازواجؓ نے آپؐ سے گزارش کی کہ اس تنگدستی کا کچھ ازالہ فرمائیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

یعنی: اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیاوی سازوسامان کو پسند کرتی ہو تو آؤ۔ میں تمہیں خوب مال ومتاع دے کر آرام سے رخصت کردوں۔ اور اگر تمہیں خدا اور رسول اور دار آخرت سے محبت ہے تو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے تم میں سے نیک اعمال کرنے والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ احزاب)

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو تمام ازواج مطہرات نے دنیاوی آرام وآسائش پر خدا اور اس کے مقدس رسولؐ کو ترجیح دی اور تنگدستی کی زندگی کو صبر ورضا کے ساتھ قبول کیا۔

عورتوں سے حسن سلوک کی تعلیم

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی اور فرمایا:

''استوصوا بالنساء خیرا''(بخاری کتاب الانبیاء) یعنی اس بات کو پلے باندھ لو کہ تم نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ نیز فرمایا:'' خیار کم خیار کم لنسائکم ''یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جس کا اپنی بیوی کے ساتھ سلوک بہترین ہے۔(ترمذی۔ کتاب النکاح)

آنحضورؐ نے اپنے عمدہ نمونہ سے اس تعلیم پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔ آنحضورؐ کی مقدس زندگی میں سے بطور نمونہ صرف چند واقعات پیش کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آنحضورؐ ایک سفر پر تھے۔ بعض ازواج بھی ساتھ تھیں۔ ایک غلام جس کا نام انجشہ تھا ایسے شعر پڑھنے لگا جن کی وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا:۔''اے انجشہ! آہستہ چلو کیونکہ اونٹوں پر نازک آبگینے سوار ہیں۔

اسی طرح ایک سفر میں آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ بھی آپ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھیں۔ اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور آپؐ گر پڑے۔ صحابہ کرامؓ اٹھانے کو دوڑے تو آپؐ نے فرمایا'' المراۃ المراۃ ''پہلے عورت کی خبر لو۔ پہلے عورت کی خبر لو۔

محبت کے مظاہرے

آنحضورؐ ازواج مطہرات سے اس قدر محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے کہ آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ جہاں سے برتن کو منہ لگا کر پانی پیتیں' آنحضورؐ بھی اسی جگہ سے منہ لگا کر پانی پیتے اور اس طرح اپنی محبت کا اظہار فرماتے۔

ازواج مطہراتؓ کو بھی آنحضورؐ سے جو محبت تھی وہ اس ایک واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت میمونہؓ کا رخصتانہ سرف کے مقام پر ہوا تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ نصف صدی سے بھی زائد عرصہ گزرنے کے بعد جب آپؓ کی وفات کا وقت آیا تو آپؓ نے وصیت کی کہ آپؓ کو اسی مقام پر دفن کیا جائے جہاں آپؓ کا رخصتانہ ہوا تھا۔ یہ دلی اور پاکیزہ محبت کا ایک عظیم الشان مظاہرہ تھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بیویاں کیں۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ آپؐ آخری صاحب شریعت نبی ہیں۔ اور آپ کی رسالت مردوں اور عورتوں سب کے لئے ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ ایسی مبارک خواتین ہوتیں جو آنحضرتؐ کے سایہ تربیت میں رہ کر اور آنحضورؐ سے فیض پا کر بالخصوص مستورات کو دین کے احکام سکھانے اور بتانے کے قابل ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام امہات المومنین نیکی اور تقویٰ کے نہایت ہی اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بلند مقام

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھوٹی عمر میں آنحضرتؐ کی زوجہ بننے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ لہٰذا طبعاً آپؓ میں دینی علوم اور مسائل شرعیہ کو سمجھنے اور سیکھنے کی استعداد زیادہ تھی۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب'' الاصابہ''میں حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ میں نے بڑے بڑے بزرگ اور کبار صحابہ کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے دینی مسائل معلوم کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ علامہ ابن القیمؒ ''زاد المعاد'' میں فرماتے ہیں: کہ آنحضورؐ کے اکابر صحابہؓ بھی حضرت عائشہ کی بات کو ترجیح دیتے اور آپؓ سے فتویٰ پوچھتے تھے۔

یہ سب آنحضرتؐ کی مصاحبت کا فیض تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضورؐ کو بھی حضرت عائشہ کے ساتھ بے حد محبت تھی۔ ایک موقع پر کسی نے آنحضرتؐ سے پوچھا حضورؐ کو سب سے زیادہ کس کے ساتھ محبت ہے؟۔ آنحضورؐ نے فرمایا''عائشہ سے''۔ اس نے پوچھا مردوں میں سے حضور کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپؐ نے فرمایا:'' ابوھا'' یعنی عائشہ کے باپ سے۔

(ترمذی باب فضل عائشۃ)

ایک موقع پر آنحضورؐ نے فرمایا: عائشہؓ کو دیگر خواتین پر وہی فضیلت ہے جو عربوں کے سب

سے لذیذ اور عمدہ کھانے ثرید کو دوسرے کھانوں پر حاصل ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ مقدس خاتون ہیں جن کے لحاف میں رسول خداؐ پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔ (بخاری۔ باب فضل عائشہ) اور جن کی خدمت میں حضرت جبریل امین نے سلام پیش کیا (بخاری) آنحضورؐ کی وفات بھی حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں ہوئی جبکہ آنحضورؐ کا سر مبارک حضرت عائشہؓ کی گود میں تھا۔ آنحضورؐ آپؓ کی بہت دلداری فرماتے تھے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضورؐ کی موجودگی میں اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ وہ آنحضورؐ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جایا کرتی تھیں۔ اور آنحضورؐ انہیں اکٹھا کر کے میرے پاس بھجوا دیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم۔ باب فضل عائشة)

ایک دفعہ چند حبشی شمشیر زن آنحضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کو کرتب دکھانے کے لئے آئے۔ آنحضورؐ نے انہیں مسجد نبوی کے صحن میں اپنا مظاہرہ دکھانے کا ارشاد فرمایا اور حضرت عائشہؓ نے آنحضورؐ کی اوٹ میں کھڑے ہو کر یہ فوجی کرتب دیکھے۔

(بخاری۔ باب حسن المعاشرت)

ایک بار آنحضورؐ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا تو حضرت عائشہؓ آگے نکل گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد آنحضورؐ نے دوبارہ دوڑ کا مقابلہ کیا تو آپؐ آگے نکل گئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اے عائشہ! لو پہلی دوڑ کا بدلہ اتر گیا ہے۔

(ابو داؤد۔ کتاب الجهاد)

ایک موقع پر جبکہ عید کا دن تھا۔ حضرت عائشہؓ کی کچھ سہیلیاں آئیں اور خوشی سے معصومانہ گیت گانے لگیں۔ آنحضورؐ نے بھی خاموشی سے بچیوں کے شعر سنے اور کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور آپؓ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ! جانے دو۔ آج عید کا دن ہے۔ بچیاں خوشی سے گیت گا رہی ہیں۔ ان کو منع نہ کرو۔

(بخاری۔ کتاب العيدين)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضورؐ نے فرمایا عائشہ! جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو مجھے فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کس طرح؟ آپؐ نے فرمایا جب تم راضی ہوتی ہو تو یوں قسم کھاتی ہو ''و رب محمد'' یعنی محمد کے رب کی قسم۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو یوں قسم کھاتی ہو ''و رب ابراهيم''، یعنی ابراہیم کے رب کی قسم۔ میں نے کہا: حضورؐ نے بالکل درست فرمایا ہے۔ میں ایسے موقع پر صرف حضور کا نام ہی تو نہیں لیتی۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کی الماری میں کچھ کھلونے پڑے ہیں۔ آپؐ نے پیار سے پوچھا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان میں ایک گھوڑا بھی تھا۔ جس کے کاغذ کے دو پر تھے۔ آنحضورؐ نے حیرت سے فرمایا: کبھی گھوڑوں کے بھی پر ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: کیا آپؐ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر تھے۔ اس پر آنحضورؐ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

(ابو داود۔ کتاب الادب)

یہ تقویٰ پر مبنی محبت اور دلداری کی باتیں ہیں جن سے کسی انسان کی گھریلو زندگی جنت نظیر بنتی ہے۔ یاد رکھیں کہ رسول خدا تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی ازواج کے ساتھ سلوک مثالی ہے۔ اور آنحضورؐ کی عائلی زندگی ہم سب کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جس پر عمل کرنے سے ہم سب کی عائلی زندگی بھی جنت نظیر بن سکتی ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

کا مقام

آنحضورؐ کی تین بیٹیاں بڑی ہو کر بیاہی گئیں۔ دو بیٹیوں کی شادی یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے ہوئی اسی وجہ سے آپؓ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ لیکن ان سے اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی اور آنحضورؐ نے اپنی پیاری بیٹی کو ایک چادر، ایک گدیلا، ایک مشکیزہ اور ایک چکی جہیز میں دی۔ یہ جہیز شہنشاہ دو عالم کی اس بیٹی کا ہے جس کے بارہ میں آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؓ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ آنحضورؐ کی یہ پیاری بیٹی ایک دفعہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تا کہ آپؐ کو اپنے ہاتھوں کے چھالے دکھائے جو چکی چلانے کی وجہ سے پڑ گئے تھے۔ آنحضورؐ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت عائشہؓ کو ساری بات بتا کر آپؓ کی وساطت سے آنحضورؐ سے گھر کے کام کاج کے لئے ایک غلام کی درخواست کی۔ آنحضورؐ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: رات کو سونے سے پہلے تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور الحمد للہ، چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ غلام سے زیادہ بہتر ہے۔ اور یہی وہ پیاری بیٹی ہے جس کے بارہ میں آنحضورؐ نے فرمایا: اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ اسی بیٹی کے بارہ میں آنحضورؐ نے فرمایا: فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ آنحضورؐ کو حضرت فاطمہؓ سے بے حد محبت تھی۔ آپؐ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ کو الوداع کہتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپؓ کے ہاں تشریف لاتے۔ آنحضورؐ کی وفات سے قبل جب آپؐ بیمار تھے حضرت فاطمہ آپؐ سے ملنے کے لئے آئیں تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات کہی جس کو سن کر آپؓ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آنحضورؐ نے آپؓ کے کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر آپؓ ہنسنے لگیں۔ بعد میں آپؓ نے بتایا کہ آنحضورؐ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی۔ لیکن جب آپؐ نے مجھے یہ بتایا کہ خاندان میں سے سب سے پہلے میں مرنے کے بعد آپؐ سے ملوں گی تو یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

نواسوں سے محبت

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بچوں سے بے حد محبت تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپؐ کے ایک نواسے کی طبیعت شدید خراب ہو گئی۔ آنحضورؐ نے جب بچہ کو نزع کی حالت میں دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ایک صحابیؓ نے حیران ہو کر پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ رحمت ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ اور وہ انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جن کے دلوں میں رحم کا جذبہ موجود ہو۔

حضرت ابراہیم کی وفات

جب آنحضورؐ کے بیٹے صاحبزادہ ابراہیمؓ کی وفات ہوئی تو آنحضورؐ نے غمگین دل سے فرمایا: آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ لیکن پھر بھی ہم زبان سے ہرگز کوئی ایسا لفظ نہیں نکال سکتے جس کو ہمارا رب پسند نہ کرتا ہو۔ نیز آپؐ نے فرمایا: یعنی اگر میرا یہ بیٹا زندہ رہتا تو صدیق نبی بنتا۔

(ابن ماجه۔ کتاب الجنائز)

حسنؓ اور حسینؓ سے پیار

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ سے بھی بے انتہا پیار تھا۔ حضرت امام حسنؓ کی شکل و صورت آنحضورؐ سے بہت ملتی تھی۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں میرے پھول ہیں۔ آپؐ جب نماز پڑھ رہے ہوتے تو حضرت حسنؓ آپ سے چمٹ جاتے اور آپؐ حضرت حسنؓ کو گود میں اٹھا لیتے۔ آنحضورؐ کو اپنے آزاد کردہ غلام زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ سے بھی بہت ہی محبت تھی۔ آنحضور حضرت حسنؓ اور حضرت اسامہؓ کو گود میں اٹھا کر یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ ان دونوں سے مجھے محبت ہے۔ تو بھی ان سے محبت کر۔

آنحضورؐ کی مربیانہ شان اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک دفعہ زکوٰۃ کی کھجوریں آئیں حضرت حسنؓ بہت چھوٹے تھے۔ آپؓ نے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ آنحضورؐ نے آپؓ کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور باہر نکالی اور فرمایا یہ لوگوں کا حق ہے تمہارا نہیں۔

گھریلو ملازمین سے

حسن سلوک

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے نوکر سے اس قدر حسن سلوک کرنا چاہئے کہ وہ بھی خاندان کا ہی ایک فرد محسوس ہو۔ آنحضورؐ نے ساری زندگی کبھی بھی کسی عورت یا خادم پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک آنحضورؐ کی خدمت کی۔ آپؐ نے کبھی مجھے اف بھی نہ کہی۔ اور نہ ہی کبھی یہ فرمایا کہ تو نے فلاں کام کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

(بخاری۔ کتاب الادب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی عبادات

آنحضورؐ کی عائلی زندگی کا تذکرہ نا تمام رہے گا اگر میں آنحضورؐ کی ان عبادات کا ذکر نہ کروں جن سے آپؐ کی محبت خداوند تعالیٰ کے علاوہ آپؐ کی مربیانہ شان کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ تہجد کی نماز ہمیشہ ہی گیارہ رکعت ادا فرماتے رہے۔ لیکن ان کے حسن اور ان کی لمبائی کے بارہ میں مت پوچھو۔ ایک بار آپؐ نے فرمایا: میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آنحضورؐ راتوں کو خود بھی جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے اور عبادت کے لئے کمر کس لیتے۔ حضرت زینب بنت سلمہؓ فرماتی ہیں آنحضورؐ بالخصوص آخری عشرہ میں اپنے گھر والوں میں سے ہر اس شخص کو عبادت کے لئے جگاتے جو جاگنے کی طاقت رکھتا ہو۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ رات کو اتنی لمبی عبادت کرتے کہ لمبا عرصہ قیام کرنے کی وجہ سے آنحضورؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جایا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا خدا تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف نہیں فرما دیں؟ پھر آپؐ اتنی لمبی نمازیں کیوں پڑھتے ہیں؟ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی دعائیں

آنحضورؐ کی دعائیں ہی تھیں جن کی برکت سے وہ سب سے بڑا معجزہ رونما ہوا جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود (ؑ) فرماتے ہیں:

''وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مقصود احمد منیب صاحب

حاجی احمد خان ایاز صاحب

ابھی پاکستان وجود میں نہیں آیا تھا کہ کھاریاں کی مردم خیز زمین نے ایک ایسے سپوت کو جنم دیا جس نے آگے چل کر کھاریاں کے لئے قابل فخر کارہائے نمایاں سرانجام دینے تھے۔ اور بعض کاموں کی بنیاد رکھنا تھی۔ یہ 1909ء کی بات ہے جب 10 ذوالحجہ کو چوہدری کرم دین صاحب کسانہ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بزرگوں نے فرمایا کہ حج کے مبارک دن پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا نام حاجی احمد خان رکھا جائے۔ چنانچہ اس بچے کا نام حاجی احمد خان رکھا گیا۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق یہ بچہ غیر معمولی ذہانت اور عقل کا مالک ثابت ہوا۔ اوائل عمری میں ہی پڑھائی کی طرف خاص توجہ رہی۔ ایف اے کیا پھر کھاریاں کا سب سے پہلا گریجویٹ نوجوان ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اور 1934ء میں دہلی لاء کالج دہلی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ یہ ڈگری حاصل کرتے ہی ہنگری، پولینڈ، چیکوسلواکیہ جیسے ممالک میں چلے گئے۔ وہاں جا کر ان لوگوں میں ایک خاص مقام پیدا کر لیا۔ جو آج تک ان کو یاد ہے۔ یہ 1936ء کی بات ہے۔ 1938ء میں واپس وطن تشریف لائے اور کھاریاں کے لئے ایک اور اعزاز کا اضافہ کیا۔ براہ راست کیمشنڈ آفیسر بھرتی ہوئے۔ کھاریاں کے پہلے وکیل اور پہلے کیمشنڈ آفیسر ہونے کے اعزاز کے بعد فوج میں کیپٹن تھے۔ ان کو سول سروس کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ اور پھر دس سال تک محکمہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے جنرل مینجر (GM) کے طور پر فرائض ادا کرتے رہے۔ 1955ء میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد گجرات ہائی کورٹ لاہور اور راولپنڈی میں بطور ایڈووکیٹ پریکٹس کی۔ 1971ء میں جب کھاریاں کو سب ڈویژن کا درجہ ملا تو پھر کھاریاں آ کر وکالت کرنے لگے۔

بڑے ہنس مکھ، ملنسار، عاجز اور انکسار سے بھرپور بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک لمبی عمر بھی پائی بھی کسی زمانے میں شاعری بھی کی۔ اور بہت سے مضامین اردو، انگریزی اور پھر ہنگری زبان میں لکھے جو پاکستان اور ہنگری کے مؤقر اخبارات و رسائل میں شائع بھی ہوئے۔ علاوہ ازیں جب لاء کالج دہلی میں پڑھ رہے تھے۔ تو ایک کتاب بھی لکھی جو بعد میں کچھ عرصہ لاء کے نصاب میں شامل بھی رہی۔ اس کے علاوہ بھی کتب تحریر کیں۔ اپنے مضامین میں ہنگری کا تعارف، پولینڈ کا تعارف وہاں کے لوگوں اور سیاست و ثقافت کا تعارف بڑی تفصیل سے اور شاندار طریق پر کروایا۔ اور بین الاقوامی سطح پر ہنگری کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا سہرا آپ کے ہی سر تھا۔

29 اپریل 2001ء کو رات قریباً دس بجے آپ کی وفات ہوئی۔ آپ نے 92 سال سے کچھ زائد عمر پائی۔ آپ بلاشبہ کھاریاں کے لئے ایک قابل فخر وجود تھے۔ وکلاء حضرات کے لئے خصوصاً آپ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئے۔ آج اللہ کے فضل سے کھاریاں میں بہت سارے وکیل ہیں۔ لیکن کھاریاں کا پہلا وکیل ہونے کا اعزاز حاجی احمد خان ایاز کو ہی حاصل ہے اور آپ کو ہی حاصل رہے گا۔ آپ نے خود ایک موقع پر بتایا کہ جب میں وکالت پاس کر کے آیا تو لوگ دور دراز کے دیہات سے بھی مجھے دیکھنے کے لئے آتے تھے اور بہت خوش ہوتے کہ ہمارے ایک نوجوان کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ان کی وفات پر وکلاء نے بھی سوگ منایا اور عدالتیں بند رہیں۔ ان کے پسماندگان میں محمد یوسف ایاز سینئر آفیسر (ریٹائرڈ) یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ اور عادل ایاز کے ساتھ ذکر میں شریک ہوئے اور اہالیان شہر نے بھی تعزیت اور ہمدردی کا ثبوت دیا۔ بلاشبہ جناب کیپٹن حاجی احمد خان ایاز ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ آپ نے ساری زندگی اعلیٰ نفاست، سادگی، تعلیم حاصل کرتے ہوئے، دوسروں کو لکھاتے ہوئے اور سماجی و ثقافتی ورثہ کی حفاظت کرتے ہوئے گزاری۔ غالب نے ایسے ہی نادر وجودوں کے لئے یہ شعر کہا ہے کہ

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

29 اپریل 2001ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ اور 30 اپریل 2001ء کو پیوند خاک ہوگئے۔ پس یہی حقیقت ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بقیہ صفحہ 5

سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اللھم صل وسلم و بارک علیہ و آلہ"

(برکات الدعاء - روحانی خزائن جلد نمبر 6 ص 11)

آنحضورؐ کی ان دعاؤں کی ماہیت کیا تھی؟ آنحضورؐ کے ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آنحضورؐ کے سینہ سے رونے کی آواز اس طرح نکل رہی تھی جیسے کہ ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کے بابرکت کلام پر اپنی اس تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۂ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی بھی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں"

(الحکم۔ 10 اپریل 1903ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33591 میں بشریٰ بیگم بنت مکرم محمد صدیق خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-3-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی -/DM1200 2- زرعی زمین برقبہ پانچ ایکڑ واقع چک نمبر 2/T.D.A ضلع خوشاب مالیتی .... اس وقت مجھے مبلغ -/DM1500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ بیگم بنت محمد صدیق خان چک نمبر 2/T.D.A جرمنی گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد ولد ایم عبداللہ مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالقیوم خان ولد عبدالحکیم خان جرمنی

مسل نمبر 33592 میں نصیرہ بیگم احمد زوجہ چوہدری ارشاد احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 300 گرام مالیتی -/DM6000 حق مہر -/10000 روپے بصورت زیور طلائی وصول شدہ ہے جو کہ مندرجہ بالا زیورات میں شامل ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DM150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصیرہ بیگم احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 ملک محمد احمد ولد ملک فضل احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 33593 میں غلام احمد ڈوگر ولد چوہدری اللہ دتہ ڈوگر مرحوم قوم ڈوگر پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-2-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DM4000 ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام احمد ڈوگر ساکن جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم ملک ولد محمد خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 Haroon Ahmad S/O Maqsood Ahmad جرمنی

الفضل کا کون سا کالم آپ کو اچھا لگا۔ اس بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کیجئے

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

✿ مکرم سید حامد مقبول صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے والد محترم سید مقبول احمد صاحب کا بائی پاس اپریشن یکم اکتوبر 2001ء کو کینیڈا میں متوقع ہے-

✿ مکرم میاں محمود احمد صاحب سابق سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال لندن یو کے ان دنوں بیمار ہیں-

✿ مکرم منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ انکم ٹیکس کے والد صاحب بیمار ہیں-

✿ مکرم ثاقب عمر مرزا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور چند دنوں سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں-

✿ مکرم ناصر احمد بھنڈر صاحب انکم ٹیکس کالونی علامہ اقبال ٹاؤن کی بچی کافی دنوں سے بیمار ہے-

✿ مکرم منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ نجف کالونی لاہور کے والد محترم محمد شریف صاحب چار ماہ سے بیمار ہیں-

✿ مکرم میاں عبدالماجد صاحب رحمانی آف سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ہسپتال میں داخل ہیں-

✿ مکرم منظور احمد صاحب رفیق گارمنٹس ربوہ پتہ کے اپریشن کی وجہ سے علیل ہیں-

✿ مکرم مقصود احمد چوھان صاحب ترگڑی بیمار ہیں-

✿ مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب بعارضہ شوگر بیمار ہیں-

✿ مکرم کرامت اللہ صاحب نمبردار چک 98 شمالی سرگودھا کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں- شوگر- بلڈ پریشر کا مرض تو کافی عرصہ سے ہے لیکن اب پیٹ میں رسولیاں بھی بن گئی ہیں جن کی وجہ سے اب شدید بیمار ہیں کمزوری اور شوگر کی وجہ سے سرگودھا میں آپریشن نہیں ہوسکا- ڈاکٹروں نے اب لاہور ریفر کیا ہے کہ وہاں اپریشن ہوگا-

جملہ مریضان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

✿ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے صدر محلہ دارالرحمت شرقی الف تحریر فرماتے ہیں- مکرم صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) راجہ محمد فیروز خان صاحب ساکن 18/23 دارالرحمت شرقی الف ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 6 ستمبر 2001ء بروز جمعرات بعمر 81 سال (تقریباً) وفات پا گئے- نماز جنازہ مورخہ 7 ستمبر 2001ء بعد نماز مغرب بیت المھدی ربوہ میں ادا کی گئی بعد ازاں قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی- مرحوم دارالرحمت شرقی کے اولین ساکنین میں سے تھے- مرحوم نے 1965 کی جنگ میں شمولیت کی- ورثاء میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں- احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

نمائندہ روزنامہ "الفضل"

'شعبہ اشتہارات کا دورہ

✿ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران اسلام آباد' راولپنڈی کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لا رہے ہیں امراء کرام صدر صاحبان' مربیان کرام و دیگر عہدیداران جماعت احمدیہ سے پر زور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے

(مینیجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

ولادت

✿ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں

مکرم عبدالعزیز خان صاحب گلشن حدید کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے پونے دس سال بعد 9- اگست 2001ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام شائستہ یاسین خان تجویز فرمایا ہے- بچی مکرم عبدالاحد خان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم عطاء الرحمٰن درد صاحب مرحوم کی نواسی ہے- بچی کی درازی عمر' نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

تقریب آمین

✿ عزیزم مطہر احمد طاہر وقف نو ابن مکرم منور علی صاحب شاہد کی تقریب آمین مورخہ 19- اگست 2001ء کو منعقد ہوئی- تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے- تلاوت اور درثمین کا کلام پڑھنے کے بعد عزیز نے قرآن پاک کی آخری تین سورتوں کی تلاوت کی- مہمان خصوصی نے قرآن پاک کی فضیلت بیان کرنے کے بعد دعا کرائی- تقریب میں اہل خاندان کے علاوہ سیکرٹری وقف نو ضلع' مقامی صدر صاحب و مربی صاحب کے علاوہ دیگر عہدیداران جماعت نے شرکت کی- عزیزم مطہر احمد طاہر رفیق حضرت مسیح موعود حضرت عبدالعزیز مغل صاحب کا پڑنواسہ ہے- عزیز کا آئندہ حفظ قرآن کا عہد ہے- احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے-

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

طالبان ساری دنیا کے لئے خطرہ ہیں امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ میرا ملک مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے- بلکہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے- امریکی کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر دہشت گردی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی تو دنیا میں کوئی بھی ملک محفوظ نہیں رہے گا- انہوں نے کہا امریکی فوج دہشت گردی کے خلاف طویل جنگ کے لئے تیار رہے- اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کریں گے- طالبان مطالبات تسلیم کرلیں ورنہ نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہیں-

امید ہے کہ پاکستان دوستی کو دشمنی میں نہیں بدلے گا پاکستان میں متعین افغان سفیر نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کو کسی ٹھوس ثبوت کے بغیر امریکہ کے حوالے نہ کرنے کا فیصلہ اٹل ہے- انہوں نے کہا کہ ان کے ملک پر امریکی حملے سے معاونت کرنے والے ممالک کی مسلم یا غیر مسلم شخصیات واجب القتل ہوں گی- انہوں نے کہا امید ہے پاکستان دوستی کو دشمنی میں نہیں بدلے گا- اسامہ افغانستان چھوڑ چکے ہیں یا نہیں اس کا کوئی علم نہیں-

چینی علاقے سے گزرنے کی اجازت نہیں دیں گے چینی حکومت نے کہا ہے کہ اسامہ کو افغانستان سے فرار کے لئے چینی علاقے سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی- چینی وزارت خارجہ کی خاتون ترجمان نے کہا کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ اسامہ کو فرار کے لئے چینی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دی جائے-

اسامہ کو افغانستان چھوڑنے پر آمادہ کریں پاکستان نے افغانستان میں طالبان قیادت پر زور دیا ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو رضاکارانہ طور پر افغانستان سے جانے پر آمادہ کریں- اور افغانستان کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا فیصلہ کریں جو عالمی برادری کو مطمئن کر سکے- دفتر خارجہ کے ترجمان نے امید ظاہر کی کہ طالبان قیادت افغان شوریٰ کے بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی برادری کے مطالبے اور افغانستان کو درپیش خطرات سامنے رکھ کر فوری ردعمل ظاہر کرے گی- اور اقدام اٹھائے گی- انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کو ایک دوست اور پڑوسی ملک کی حیثیت سے گہری تشویش ہے اور وہ نہیں چاہے گا کہ افغان عوام نئے خطرات کا شکار ہوں اور پاکستان افغانستان کی بہتری چاہتا ہے-

امریکہ کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال امریکہ کی طرف سے افغانستان پر ممکنہ حملہ کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں چار حریت پسند گروپوں کی اپیل پر مکمل ہڑتال کی گئی- سری نگر اور دیگر بڑے شہروں میں بس ٹرمینل تعلیمی ادارے اور کاروبار بند رہا-

جنوبی فرانس میں دھماکے فرانس کے جنوب مغربی شہر تولوسے کے ایک پٹرو کیمیکل پلانٹ میں دھماکے سے 3 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں- جبکہ قریبی دو عمارتیں تباہ ہوگئیں- پولیس اور امدادی کارکنوں کے مطابق یہ شدید دھماکہ صبح کے وقت ہوا دھماکے کی وجہ فوری طور پر معلوم نہیں ہوسکی- فرانسیسی ٹیلی ویژن کے مطابق یہ دھماکہ اتفاقی حادثہ تھا-

جے للتا کی وزارت کالعدم بھارتی سپریم کورٹ نے تامل ناڈو کی وزیر اعلیٰ جے للتا کا تقرر کالعدم قرار دے دیا ہے- سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ جے للتا بدعنوانی کے الزام میں پہلے ہی عدالت سے سزا یافتہ ہے- عدالت سے کبھی بھی عہدے کے لئے نااہل قرار دی جا چکی ہے- اس کے باوجود اسے 14 مئی کو صوبے کا وزیر اعلیٰ نامزد کر دیا گیا- جے للتا کے وزیر اعلیٰ بننے پر اس کے عزیز اور مخالف حیرت زدہ ہو گئے تھے- کیونکہ وہ صوبائی اسمبلی کی رکن منتخب نہ ہوئی تھی بلکہ اسے سابق سزا یافتہ ہونے کی بنیاد پر بطور امیدوار انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا گیا تھا-

پاکستان کا موقف دانشمندانہ ہے کل جماعتی حریت کانفرنس کے سابق چیئرمین سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے موجودہ سنگین صورتحال میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ دانشمندانہ ہے- سرینگر میں بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ کشمیری عوام بھارتی تسلط سے آزادی کی خاطر جدوجہد کر رہے ہیں اور بھارت کشمیریوں کی جائز جدوجہد سے توجہ ہٹانا چاہتا ہے-

چین میں طوفانی بارش چین کے شمالی صوبہ سی چوآن میں آنے والی طوفانی بارش سے 19- افراد ہلاک اور 11 لاپتہ ہو گئے- یہ بارش 367 ملی میٹر ریکارڈ کی گئی- جس کے باعث متعدد فیکٹریاں اور دکانیں بارش کے پانی میں ڈوب گئیں-

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
سفوف بواسیر - حب بواسیر - مرہم جدید
بواسیر خونی - بادی - موہکوں والی - انتڑیوں کی سوزش پیچش اور مقعد کی خارش میں نہایت مفید اور موثر ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بستر پر پیشاب نکل جانے، مثانہ کی کمزوری کی مفید دوا
بول بستری GHP-325/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں - قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 22 ستمبر: گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 24- ستمبر غروب آفتاب: 6-05
☆ منگل 25- ستمبر طلوع فجر: 4-35
☆ منگل 25 - ستمبر طلوع آفتاب: 5.55

ملک گیر ہڑتال اور مظاہرے دفاع پاکستان

کونسل کی اپیل پر ملک بھر میں احتجاجی جلسے اور جلوس نکالے گئے- ملک کے اکثر حصوں میں مکمل اور بعض میں جزوی ہڑتال ہوئی- لاہور میں جزوی ہڑتال اور ریلی ہوئی- کوئٹہ میں مکمل ہڑتال رہی ان کے علاوہ راولپنڈی اسلام آباد سمیت ملک کے دیگر شہروں میں جزوی ہڑتال ریلیاں اور مظاہرے کئے گئے- شرکاء نے اسامہ کے بڑے بڑے پوسٹر اور بینر اٹھا رکھے تھے- صدر بش کے پتلے نذر آتش کئے گئے- بعض مقامات پر ہوائی فائرنگ کی گئی- کراچی میں مکمل ہڑتال رہی، تمام تجارتی مراکز، مارکیٹیں اور تعلیمی ادارے بند اور ٹرانسپورٹ کا پہیہ جام رہا، فائرنگ سے کراچی میں 4 افراد ہلاک ہوگئے- یہ ہلاکتیں سہراب گوٹھ، ملیر، ماری پور اور دیگر علاقوں میں ہوئیں-

پاکستان کو امریکی فوج کا قبرستان بنا دیں

گے صوبائی دارالحکومت لاہور میں افغانوں اور افغانستان سے یکجہتی کے اظہار کے لئے نکالی جانے والی ہزاروں افراد کی ریلی میں مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ افغانستان پر حملہ کے لئے امریکہ کو پاک سرزمین اور فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیں گے اور پاکستان کو امریکی فوج کا قبرستان بنا دیں گے-

عزیز اے منشی نے اٹارنی جنرل کے عہدے سے استعفٰی دیدیا

اٹارنی جنرل آف پاکستان عزیز اے منشی نے اپنے منصب سے استعفٰی دیدیا ہے- تاہم صدر نے عزیز اے منشی کو نئے اٹارنی جنرل کی تقرری تک اپنا کام جاری رکھنے کے لئے کہا ہے- عزیز اے منشی نے اپنے استعفٰی میں صدر جنرل مشرف کی طرف سے ان پر اعتماد کرنے کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حکومت سے اپنا تعاون جاری رکھیں گے-

پاکستان کے خلاف آسٹریلوی پابندیاں ختم

آسٹریلیا نے پاکستان کے خلاف پابندیاں اٹھالی ہیں جو مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکوں کے بعد عائد کی گئی تھیں- آسٹریلوی وزیر خارجہ اور وزیر دفاع نے سڈنی میں ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ دفاعی تعلقات بحال کر لئے جائیں گے کیونکہ پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی کوششوں کی حمایت میں ٹھوس موقف اختیار کیا ہے-

گیس مہنگی کرنے کا فیصلہ موخر

- ملک کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر وفاقی حکومت نے گیس کے نرخوں میں اضافے کا فیصلہ موخر کر دیا ہے اور اس بارے میں پٹرولیم اور قدرتی وسیلوں کی وزارت نے اپنی سفارشات پر مبنی سمری روک لی ہے- حکومت نے 17 ستمبر تک گیس کے نرخوں میں 8.2 فیصد اضافے پر مبنی سمری تیار کی تھی- اس کے علاوہ حالات کے پیش نظر تیل کا ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 19 دن سے بڑھا کر 45 دن کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے-

جنرل مشرف کی انتظامیہ منجدھار میں ہے

امریکہ میں دہشت گرد حملوں پر پاکستان کا ابتدائی ردعمل ظاہر کرنے والے وسیع رہنما اصول اختیار کرنے کے بعد جنرل مشرف کی انتظامیہ میں کلیدی حیثیت رکھنے والے سول وملٹری حکام اہم فیصلہ کرنے کے منجدھار میں ہیں- جو پاکستان کی طرف سے امریکہ کو زمینی تعاون کی حدود متعین کرے گا- سینئر پاکستانی حکام کے مطابق امریکی قیادت میں آنے والی افواج آپریشن لامحدود انصاف کے مشن پر ہوں گی- جنرل مشرف کی انتظامیہ کو اس تعاون میں کوئی خلش نہیں ہوگی کہ امریکہ کو پاکستان کی فضائی حدود استعمال کرنے کی پیشکش کی جائے اور اسامہ و طالبان ملیشیا کے بارے میں وہ جو بھی معلومات رکھتے ہیں امریکی سی آئی اے سے ان کا تبادلہ کیا جائے- تاہم کہا جاتا ہے کہ جنرل مشرف کو اپنی انتظامیہ سے اس سوال پر اختلاف ہے کہ امریکہ کی زیر قیادت فوج کو کس حد تک زمینی تعاون پیش کیا جائے-

پاکستان میں سات ہزار افغان گرفتار

قانون نافذ کرنے والے اداروں نے غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہونے والے سات ہزار افغانوں کو گرفتار کرلیا ہے- ذرائع کے مطابق ممکنہ امریکی حملے کے خوف سے غیر قانونی طور پر پاکستان داخل ہونے والے افغانوں کو روکنے کے لئے چیکنگ سخت کردی گئی ہے- گرفتار ہونے والے افغانوں کو واپس بھجوادیا جائے گا- ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان کا درست ویزہ رکھنے والے کسی شخص کو نہیں روکا جائے گا-

بقیہ صفحہ 2

2-05 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2-40 a.m	مجلس عرفان
3-35 a.m	لجنہ میگزین
4-14 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	کہکشاں
6-50 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-50 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-25 a.m	جرمن ملاقات
9-25 a.m	اردو اسباق
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-55 a.m	ایم ٹی اے ماریشس
12-50 p.m	تبرکات: تقریر قاضی محمد نذیر صاحب
1-35 p.m	تقریر: مولانا سلطان محمود انور صاحب،
2-05 p.m	لقاء مع العرب
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	اردو اسباق
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	جرمن ملاقات
7-45 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-20 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

اتوار 30 ستمبر 2001ء

12-10 a.m	لقاء مع العرب
1-10 a.m	عربی پروگرام
1-40 a.m	جرمن ملاقات
2-40 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
2-55 a.m	چلڈرنز کلاس
3-55 a.m	کوئز: خطبات امام
4-30 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-سیرۃ النبیؐ
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	درس القرآن
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-20 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-20 a.m	فرانسیسی سیکھئے
9-45 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-سیرۃ النبیؐ
12-00 p.m	درس القرآن
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
2-05 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-00 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-30 p.m	ہماری کائنات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-20 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	انگلش پروگرام

ربوہ میں پہلی مرتبہ
آکوپنکچر اور ہربل ادویات کے ذریعے بلڈ پریشر اور اعصابی بیماریوں کا شافی علاج
شوابے ہومیو پیتھک اینڈ آکوپنکچر میڈی کیئر سنٹر- بالمقابل جامعہ احمدیہ شاہین مارکیٹ ربوہ

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

ہومیو پیتھک ادویات کا بااعتماد مرکز
ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ- فون 212434 - 211434

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61